بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **06**/مئی 2010ء بمطابق **21**/جمادی الاوّل 1431ھ بروز جمعرات بوقت صبح 11 بجکر 40 منٹ پرزیرصدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی' بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّاَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ o فَتَعٰلَی اللّٰہُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ ج لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِ o وَمَنۡ یَّدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ لا لَا بُرۡھَانَ لَہٗ بِہٖ لا فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ط اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ o وَ قُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَ ارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ o صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

پارہ نمبر۱۸ سورۃ مؤمنون آیت نمبر۱۱۵ تا۱۱۸

ترجمہ: کیا تم یہ گمان کیے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہی بزرگ عرش کا مالک ہے۔ جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اسکے پاس نہیں' پس اس کا حساب تو اسکے رب کے اوپر ہی ہے۔ بیشک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔ اور کہو کہ اے میرے رب! تو بخش اور رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

....

ترجمہ: سو کیا تم خیال رکھتے ہو کہ ہم نے تم کو بنایا کھیلنے کو اور تم ہمارے پاس پھر کر نہ آؤ گے' سو بہت اوپر ہ۔ے اللہ وہ بادشاہ سچا کوئی حاکم نہیں اُسکے سوائے مالک اُس عزت کے تخت کا اور جو کوئی پکارے اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم۔ جس کی سند نہیں اُسکے پاس' سو اُس کا حساب ہے اُسکے رب کے نزدیک۔ بیشک بھلا نہ ہوگا منکروں کا اور تُو کہہ اے رب! معاف کر اور رحم کر اور تُو ہے بہتر سب رحم والوں سے۔ صَدَقَ اللہُ العظیم ۔

وقفہ سوالات

جناب سپیکر: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔ وقفہ سوالات ۔ ڈاکٹر آغا عرفان کریم صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

Dr. Agha Irfan Kareem: Sir! Question No163 .

☆ 163 ڈاکٹر آغا عرفان کریم:

کیا وزیر ماہی گیری از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

سال 2008ء تا حال کل کسقدر مقامی مچھیروں اور بین الاقوامی ٹرالروں کو کل کتنے عرصے کیلئے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں۔ نیز جاری شدہ پرمٹوں کی فیسوں کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر ماہی گیری:

اس ضمن میں تحریر ہے کہ ڈائریکٹوریٹ ہذا فشریز بلوچستان کی سمندری حدود جو کہ 12 ناٹیکل میل ہیں اس کے لئے بلوچستان سے تعلق رکھنے والے لوکل ماہی گیروں کو فشنگ لائسنس جاری کئے جاتے ہیں۔ جبکہ کسی بھی مقامی یا غیر مقامی ٹرالر کو پرمٹ جاری کرنے کا نہ تو بلوچستان فشریز ڈیپارٹمنٹ کو اختیار ہے اور نہ ہی کسی مقامی یا غیر مقامی ٹرالر کو 2008ء تا حال کوئی پرمٹ جاری کیا گیا ہے۔ لہٰذا جواب نفی میں تحریر ہے۔

M . Speaker: Question 163, Answer be taken as read, Any supplementary ?

Dr. Agha Irfan Kareem: Sir!, No supplementary .

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: جی روبینہ عرفان صاحبہ!

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! میں اپنے آنرایبل منسٹر سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ جو 15 ناٹیکل مائلز کے اندر جو بلوچستان کے ٹرالرز ہوتے ہیں اِن کو اگر اجازت دی جاتی ہے تو اِن کے لائسنس کون جاری کرتا ہے؟ اور جو بین الاقوامی ٹرالرز ہوتے ہیں اِن میں کتنے ناٹیکل مائلز تک اور کتنی حد تک یہ لائسنس اُن کو دیتے ہیں اور جو وہ net use کرتے ہیں وہ کتنے nets کے ہوتے ہیں؟ کیونکہ وہ بڑی مچھلیوں اور چھوٹی مچھلیوں کو ایک ساتھ ہی ٹرالرز میں کھینچ لیتے ہیں جس سے ہمارے سمندر کو ہمارے ہی پاکستان کو اور بلوچستان کے ساحلی علاقوں کو نقصان ہوتا ہے۔ تو ذرا please مجھے آپ اِسکی details بتائیں؟

جناب سپیکر: جی منسٹر فشریز!

میر حمل کلمتی (وزیر ماہی گیری): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارا ایریا 15 ناٹیکل مائلز نہیں بلکہ 12 ناٹیکل مائلز تک ہے۔ اور ہم کسی قسم کا کوئی لائسنس یا پرمٹ ٹرالروں کو issue نہیں کرتے' صرف مقامی جو لانچز ہیں وہ ہمارے پاس رجسٹرڈ ہوتی ہیں ان کو ہم اپنے پاس رجسٹرڈ کرتے ہیں۔ اور اسکے علاوہ جو بڑے ٹرالرز ہیں اُن کو وفاقی گورنمنٹ لائسنس issue کرتی ہے۔ جس پر ہم نے کئی دفعہ وفاقی گورنمنٹ سے بات کی ہے کہ اگر کوئی بھی پرمٹ issue کیا جاتا ہے تو اُسمیں گورنمنٹ آف بلوچستان کی permission ضرور ہونی چاہیے۔

جناب سپیکر: ok.ok.

وزیر ماہی گیری: شکریہ۔

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

Mohtarma Rubina Irfan: I am not satisfied with this answr .

میں نے اِن سے nets کے بارے میں پوچھا جو ٹرالرز میں لگاتے ہیں وہ میرے خیال میں صرف اُن مچھلیوں کیلئے نقصان دہ نہیں مگر اس سے پاکستان' پاکستان کی سرزمین اور بلوچستان کے ساحل کو نقصان ہوتا ہے۔ اور جناب سپیکر! جو ٹرالرز کی لائسنس فیس' جو چھوٹی لانچز ہیں جو 12 ناٹیکل مائلز کے اندر ہوتی ہیں' اُنکی کیا فیس

ہے؟ اور یہ فیس کون جمع کرتا ہے اور کہاں جاتی ہے؟ آپ ذرا اِنکو بتا دیں۔

جناب سپیکر: اُنہوں نے تو یہ clear کر دیا کہ 12 ناٹیکل مائلز تک اُنکی jurisdiction ہے۔ اور وہ لوکل ماہی گیروں کو ہی لائسنس issue کرتے ہیں۔ یہ تو آپکا پوائنٹ clear ہو گیا۔ اب صرف یہ۔۔۔۔۔

محترمہ روبینہ عرفان: میں نے اِن سے یہ پوچھا ہے کہ کتنی فیس ہے اور کون اسے جمع کرتا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جو مقامی ماہی گیروں کو آپ لائسنس دیتے ہیں' اُسکی فیس یا اُنکی detail کا اگر آپ کے پاس ابھی ہے یا fresh question کروائیں؟

وزیر ماہی گیری: ابھی تو میرے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ok آپ اِسکے لیئے fresh question کریں. He will answer ٹھیک ہے ناں۔

محترمہ روبینہ عرفان: جی۔ اِنکی فیس کا تو ان کو پتہ ہونا چاہیے کہ کتنی ہے؟ اور اُن کی تعداد کتنی ہے؟

وزیر ماہی گیری: وہ مختلف سائز کی لانچز ہوتی ہیں چھوٹی بڑی۔

جناب سپیکر: آپ question کریں He will reply

وزیر ماہی گیری: چھوٹی بڑی' اُن کی مختلف فیسیں ہیں۔ فیس فشریز ڈیپارٹمنٹ میں جمع ہو گی۔

جناب سپیکر: ok. جی۔ وقفہ سوالات ختم۔ اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی دو خواستیں پڑھیں۔

رخصت کی دوخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: محترم سردار مسعود علی خان لونی صاحب وزیر' اپنے حلقہ انتخاب کے دورے پر ہیں۔ وزیر صاحب نے 3 تا 27 مئی تک کے اجلاسوں کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم سردار ثناء اللہ زہری صاحب' وزیر نے ملک سے باہر جانے کی وجہ سے 3 تا 8 مئی تک کے اجلاسوں کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم سردازادہ ناصر خان جمالی صاحب' ممبر بلوچستان اسمبلی نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم غلام جان بلوچ' وزیر نے پنجگور جانے کی وجہ سے رواں سیشن کے ابتداء سے لیکر اختتام تک کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر ظفر اللہ زہری صاحب' وزیر نے اہم کام کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر شاہنواز مری صاحب' وزیر نے نجی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم انجینئر زمرک خان صاحب' وزیر نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر محمد امین عمرانی صاحب' وزیر نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟(درخواستیں منظور ہوئیں) جی لیبر منسٹر! آپ کچھ کہنا چاہتے تھے؟

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت وافرادی قوت): شکریہ جناب سپیکر! میں آپکی اور اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر! آپکو معلوم ہے کہ بلوچستان کا پنجاب کے ساتھ جو رابطہ ہے وہ صرف ایک ہی نیشنل ہائی وے ہے جو لورالائی اور ڈیرہ غازیخان کے نام سے ہے۔ جوکہ ابتک بہت حد تک پُرامن شاہراہ تھی جسمیں بلوچستان کی تمام تجارت' کاروبار یا یہاں کی جو بھی معدنیات یا دوسری میوہ جات وہ اسی راستے سے پنجاب سپلائی ہوتی تھیں۔ پچھلے چار پانچ مہینوں سے اِس روڈ کو اور اِس قومی شاہراہ کو کچھ لوگوں نے بدامنی کرنے کیلئے نشانہ بنایا ہوا ہے۔ ابتک جناب سپیکر! وہاں 6 وارداتیں ہو چکی ہیں۔ ان میں سے دو وارداتوں میں دو دو بندے اور باقی وارداتوں میں ایک ایک بندہ مارا گیا ہے۔ اور سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے کہ رات کو بھی نہیں دن دیہاڑے یہ وارداتیں ہوتی ہیں۔ اور اِس پر بے تحاشہ سیکورٹی' لیویز ہے' پولیس کا ایریا ہے' مختلف ایریاز ہیں' دو تین ڈسٹرکٹس لورالائی' موسیٰ خیل اور بارکھان اِسمیں آتے ہیں اور جناب! دوسرے ذرائع سے ہمیں پتہ چلا ہے کہ وہ لوگ پہاڑوں سے اُتر کر روڈوں پر واردات کر کے پھر پیدل چلے جاتے ہیں۔ اب اگر اِس روڈ کا بھی یہی حال ہوا جیسے باقی روڈوں کا ہے تو میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا کہ صوبے کے لوگ بیچارے کہاں جائیں گے اور اپنی روزی کیسے کمائیں گے؟ اگر اس بارے میں آپ مہربانی کر کے ایک رولنگ دیں اور چیف سیکرٹری اور آئی جی پولیس بلوچستان کو اپنے چیمبر میں بلائیں' ہماری بھی سنیں کہ کہانی کیا ہے قصّہ کیا ہے روز روڈ بند ہوتی ہے جناب سپیکر! چھ چھ گھنٹے' ایک ایک دن' دو دو دن۔ پھر وہ مسکین ڈرائیور لوگ ہوتے ہیں' عاجز' مزدور جو چار' پانچ ہزار روپے پر ڈرائیور ہیں اُن کو گولی مار کر چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: ok جی آپ کا پوائنٹ on record آ گیا۔ منسٹر پارلیمنٹری افیئرز گورنمنٹ تک یہ بات پہنچائیں گی۔ And definitely Chief Minister will.... جی اسد بلوچ صاحب!

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت): مہربانی جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر! ایک ایسے اہم نوعیت کا

مسئلہ جسکا تعلق پاکستان کے موجودہ آئین سے بھی ہے' ہمارے علاقے میں پنجگور میں شاید آپ نے سنا ہوگا۔ Radar System لگا ہوا ہے۔ اِس سسٹم سے سنٹرل گورنمنٹ کو کروڑوں ڈالر فائدہ ہو رہا ہے۔ انٹرنیشنل فلائٹس جو جاتی ہیں' وہاں بڑی تعداد میں اُن کی گزر گاہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے پنجگور کو ایک ایسے خطے میں بنا لیا ہے کہ اِس route کو استعمال کیے بغیر کوئی یورپ جا سکتا ہے نہ خلیج۔ پاکستان کے آئین کی چالیس سال سے خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ اور آئین میں صاف لکھا ہوا ہے جہاں کہیں سے revenue generate ہوتا ہے' اُسکی first percentage کے حوالے سے 25 فیصد یا اس سے اُوپر اُس علاقے کے لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے خرچ ہو جائیں۔ اس لئے میں آپ سے یا بلوچستان کی اس اسمبلی سے' انکے knowledge میں لانا چاہتا ہوں اور آپ اپنی رولنگ دے دیں کہ یہ آئین کی خلاف ورزی کیوں کر رہے ہیں؟ آپ اُنکو بلائیں تاکہ پنجگور کے عوام بھی مطمئن ہوں۔ صرف بلوچستان' کمائی کی خاطر' اسلام آباد کی رونقوں کی خاطر نہیں بنا ہے۔ یہاں بھی اسکول' ہسپتال' صاف پانی اور روڈ کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہی پیسے اگر' بلوچستان میں تو اتنے پیسے ہیں ہی نہیں' ہر وقت ہم مرکز میں جاتے ہیں' بھیک مانگتے ہیں' تو اگر ہمارا حق ہمیں دیا جائے تو اُنکے طعنے سے ہم بچ جاتے ہیں۔ تھینک یو جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ on record آ گیا یہ 18th amendment میں اگر Constitutional Reforms Committee میں یہ raise ہوتا۔ اگر آپکی پارٹی کے' تو That was appropriate Forum, but the Parliamentary Affairs Minister will take note of it . اور چیف منسٹر سے discuss کر کے گورنمنٹ table پر اِسکو یقیناً اُٹھایا جائیگا۔ The Minister Parliamentary Affairs, please note this point . ٹھیک ہے ناں۔ جی پیر عبدالقادر گیلانی صاحب!

پیر عبدالقادر گیلانی: جناب سپیکر! تین تاریخ کے اجلاس میں آڈیٹر جنرل کی رپورٹ آئی تھی میں اس دن موجود نہیں تھا اس لیے اُس پر میں بات نہیں کر سکا۔ آپکی اجازت سے' جیسے کہ آج ایجنڈے میں کچھ ہے ہی نہیں' تین' چار منٹ کی کارروائی ہے تو میں تین چار منٹ کی آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی بات کریں۔

پیر عبدالقادر گیلانی: جناب سپیکر! یہ جو آڈیٹر جنرل کی رپورٹ آئی ہے' یہ آپ نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے کی ہے۔ تو کس پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے پنجاب، سندھ، سرحد، پشتونخواہ یا اسلام آباد کی؟ ہماری تو

یہاں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی ہے ہی نہیں۔دوسری بات' یہی کمیٹیوں کی باتیں بار بار ہوتی رہیں۔ دو تین بجٹ ہمارے بغیر کمیٹیوں کے گزر گئے ان پر کوئی discussions نہیں ہوئیں۔اس دفعہ کا بجٹ بھی اسی طرح آنا ہے؟ plus یہ چلیں باقی کمیٹیوں کا سب کا چیف منسٹر صاحب کے ساتھ تعلق ہے کہ گورنمنٹ بتاتی ہے اور suggest کرتی ہے لیکن پراونشل اسمبلی کی جو فنانس کمیٹی ہے اُسکے اندر تو اس حد تک ہے کہ ایک پیسہ خرچ ہوگا ایک appointment ہوگی ایک trip پر بھی کوئی جائیگا تو نیشنل اسمبلی' پراونشل اسمبلی کی طرف سے تو وہاں اس کی approval صوبائی اسمبلی کی فنانس کمیٹی سے لی جائے گی۔تو دو اڑھائی سال سے جو کچھ ہو رہا ہے۔ آپ باہر تشریف لے جاتے ہیں ہمارے ممبران جاتے ہیں ڈپٹی سپیکر صاحب جاتے ہیں ڈیلیگیشنز جاتے ہیں۔ یہاں خرچے ہو رہے ہیں appointments ہو رہی ہیں۔تو کس کی اجازت سے ہو رہی ہیں کیا یعنی ہماری پراونشل اسمبلی اپنے قانون سے اپنے رولز آف پروسیجر سے' سب سے بالاتر ہے یا نہیں ہے۔ یہ تو کمیٹیز کے حوالے سے پھر میں آپ سے سوال کروں گا کہ کب بنیں گی اور کیوں نہیں بن رہیں؟ یا پانچ سال کا۔آپ مجھے بتا دیں کہ دو اڑھائی سال میں بنیں گی تو اگلی اسمبلی والے ہی بنائیں گے تو میں آئندہ اس سوال کو نہ اُٹھاؤں۔ لیڈر آف اپوزیشن کیلئے بھی میں آپ سے کئی دفعہ مل بھی چکا ہوں اس فورم پر بھی اٹھایا پریس میں بھی اٹھایا ہر جگہ میں نے اُٹھایا یہی سوال کہ لیڈر آف اپوزیشن کیلئے آپ کیوں کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔ وہ تو فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔تین ہم لوگ ہیں' یار محمد رند صاحب' بختیار ڈومکی صاحب اور میں۔تو میں نے جب آپکو application دی ہوئی ہے کہ مجھے لیڈر آف اپوزیشن declare کیا جائے۔تو اُسکے لیے کیا قباحت ہے۔کیا دوسرے ممبران' اگر کسی ممبر کا interest ہے تو آپ مجھے بتا دیں تو میں اُسکے favour میں لکھ کر دے دیتا ہوں کہ اُسے بنا دیں۔تو کسی کو تو بنایا جائے تاکہ اسمبلی complete ہو۔کمیٹیز ہیں نہ کچھ اسمبلی کے اندر۔ ہمارے ساتھی کوشش کرتے ہیں' ویسے تو وزیر ہیں لیکن ایک ایک point اُٹھا کر بار بار اسکے اوپر بات کرتے ہیں۔ یہ میری request ہے اسلام آباد میں میں نے آپکا statement اخبار میں پڑھا تھا کہ بہت جلد کمیٹیز بنیں گی۔آپ کے رولز آف پروسیجر کہتے ہیں۔ constitution کے حساب سے کہ جیسے ہی گورنمنٹ form ہوگی تو جلد از جلد لیڈر آف دی اپوزیشن کا تعین کیا جائے۔تو جلد از جلد کا مطلب اگر اڑھائی تین سال ہیں تو وہ بھی بتا دیں' تو بار بار مجھے یہاں اُٹھنا یا کسی کو embarrass کرنے کا شوق نہیں ہے۔ میں نے اسی لیے پچھلی دفعہ نشاندہی کرانے کی کوشش کی قرارداد آپ کو پیش کی۔ جیسے آپ نے مجھے لیٹر لکھا کہ قانون کے مطابق وہ قرارداد آ نہیں سکتی۔ میں نے تو اس حد تک کہہ دیا تھا کہ اگر یہ اسمبلی اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرتی تو گورنر صاحب کو ایکشن لینا چاہیے کہ اسمبلی کو اُس

وقت تک suspend کریں جب تک کہ یہ تمام قانونی چیزیں پوری نہ ہوں قانونی تقاضے پورے نہ ہوں۔تو جناب سپیکر صاحب! اگر آپ برائے مہربانی اس پر رولنگ دیں اِس پر دواڑھائی ہفتوں میں کمیٹیاں بن جائیں۔ As a Custodian of this House آپ یہ رولنگ دے دیں کہ کمیٹیاں کب بنیں گی؟ اور لیڈر آف اپوزیشن کا کب تعین ہوگا۔جناب سپیکر صاحب! آپ کہتے ہیں کہ بعد میں بات کرتے ہیں۔بعد میں بات کرتے کرتے تو یہ اڑھائی سال گزر گئے۔میں آپکے توسط سے ایک بات اور عرض کروں گا۔کہ مجھے پتہ نہیں کہ باقی کتنے ایم پی ایز حضرات کے فنڈز release ہوئے ہیں یا نہیں۔لیکن اس سال میں' اب یہ مئی کا مہینہ شروع ہوگیا ہے اور بجٹ بھی آنا شروع ہوجائیگا next بجٹ کیلئے اور سارے پیسے lapse ہوجائیں گے۔میرے حلقہ PB44 کیلئے ایک روپیہ بھی گورنمنٹ نے release نہیں کیا۔کیا اِس وجہ سے کہ میں اپوزیشن میں ہوں تو بتادیں کہ صرف گورنمنٹ ممبرز کیلئے فنڈز ہیں تو میں مانگوں ہی نہیں۔اور پہلے انہوں نے کہا تھا کہ پانچ کروڑ دیں گے اُسکے بعد اُنہوں نے 2 کروڑ 20 لاکھ سب کیلئے کیے۔کہا کہ باقی پیسے آرہے ہیں۔ Thank you very much. جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ کی یہ جتنی باتیں ہیں یہ سپیکر سے related ہیں اور گورنمنٹ سے۔اب بحیثیت سپیکر میں یہاں تو آپکو جواب نہیں دے سکتا آپ چیمبر میں آئیں میں آپ کو بتادوں۔لیکن صرف اِتنا آپکو یاد دلادوں کہ گزشتہ جو ہماری اسمبلی تھی' جسمیں ہمارے جام صاحب محترم قائدایوان تھے' تقریباً پونے تین سال لگے تھے ہمیں کمیٹیز بنانے میں۔مخلوط حکومت ہے یہ ساری چیزیں صلاح ومشورے سے ہوتی ہیں۔اور اُسمیں سب کو on board لینا پڑتا ہے۔جتنی آپ نے باتیں کی ہیں اِن کی details میں اسمبلی سیکرٹریٹ کے Legislation والوں کو بُلاؤں گا۔میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں۔ We will try to satisfy you, thank you جی۔حمل کلمتی صاحب!

وزیر ماہی گیری: جیسا کہ سب کے علم میں ہے کہ پچھلے مہینے گوادر کے دو مقامی افراد' محبوب واڈیلا اور سعید احمد جو کراچی سے لاپتہ ہیں۔گوادر شہر میں انارکی پھیلی ہوئی ہے اور آئے دن ہڑتال پر ہڑتال جاری ہے۔اِن دونوں افراد کا صدر پاکستان آصف علی زرداری اور چیف جسٹس پاکستان کے نوٹس لینے کے باوجود بھی' یہ بھی پتہ نہیں چل رہا کہ آیا ان کوڈاکو لے گئے ہیں یا پولیس کے پاس ہیں یا خفیہ ادارے والے اُٹھا کے لے گئے ہیں۔پورے شہر میں پریشانی کا عالم ہے۔تو اس اسمبلی کے توسط سے آپ سے درخواست ہے کہ آپ سندھ گورنمنٹ سے بات کریں کہ مسئلہ کیا ہے؟ اور یہ پتہ چل جائے کہ انکے پاس ہیں۔اور انکی فوری بازیابی کو یقینی بنائیں۔میں نے

چیف منسٹر سے بھی بات کی ہے۔ ہوم منسٹر سے بھی بات کی۔ اُنہوں نے بھی یقین دہانی کرائی ہے لیکن دو ہفتے گزرنے کے باوجود ابھی تک کوئی پتہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی آپکا point record پر آ گیا۔ چونکہ Minister Home Affairs چھٹی پر ہیں۔ The Parilimentary Affairs Minister will take note of this point and definitely will take up with the Sindh Government .

جی آغا عرفان صاحب!

Dr. Agha Irfan Kareem: Thank you very much Mr . Speaker!

جناب سپیکر! ہمیں اِس دفعہ جو PMA's ہیں ہمارے colleagues ہیں منسٹر صاحبان۔ آپ بھی ہیں سر! اسمیں۔ ہمیں PSDP کے فنڈز اور PRP کے فنڈز یہ تقریباً کوئی آٹھ نو مہینے کے بعد کافی late مل گئے۔ پھر tendering process میں اور P&D, Finance اور اِن مرحلوں سے گزارتے ہوئے تقریباً ایک اور مہینہ بھی اسمیں چلا گیا۔ اب جناب! ہماری اسکیمز اسوقت اُن پر کام ہو رہا ہے۔ لیکن پورے سال کی اسکیمز ہم تین مہینے میں مکمل کرنے کی بالکل پوزیشن میں نہیں ہیں۔ اور ہوگا یہ کہ ہمارے فنڈز جسطرح last year ہم اُنکو surrender کریں گے پھر جا کے بڑی مشکلوں کے بعد ستمبر' اکتوبر میں یہ فنڈز ہم دوبارہ حاصل کرتے ہیں۔ تو kindly آج ہاؤس میں کورم بھی پورا ہے' سب موجود بھی ہیں سر! میں آپکے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں اور امید ہے کہ اسکو سب سپورٹ بھی کریں گے کہ 30 جون جو ایک date ہمیں دی جاتی ہے۔ اگر اسکو 31 دسمبر تک extend کیا جائے تو ہمیں چھ مہینے اور مل جائیں گے۔ پورا سال تو نہیں ملے گا لیکن پھر بھی کچھ مہینے اور مل جائیں گے تاکہ ہم اپنی یہ اسکیمز مکمل کر سکیں۔ جس سے عوام کو بھی فائدہ ہوگا اور صوبے کو بھی۔ اور یہ surrender اور اس مرحلے سے ہم بچ جائیں گے۔ تھینک یو سر!

جناب سپیکر: جی اسوقت فنانس منسٹر اور پی اینڈ ڈی منسٹر موجود نہیں ہیں۔ لیکن میری جو ذاتی اطلاع ہے کہ PRP کے فنڈز کا جو بقایا حصہ تھا وہ پہنچ چکا ہے۔ اب مزید تو' Parliamentary Affairs Minister نوٹ کر رہی ہیں یقیناً پوچھ کے کل اسمبلی کو بتائیں گی PRP کے بارے میں جی۔ please جی راحیلہ صاحبہ!

محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسیکیوشن): آغا عرفان صاحب جو پوائنٹ لائے ہیں وہ بہت valid ہے' میں اسے support کرتی ہوں سر! اس لیئے کہ یہ جو پرانے ہمارے فنڈز ہیں وہ ابھی تک بہت سے جیسے پیر عبدالقادر صاحب نے کہا' ابھی تک ریلیز نہیں ہوئے۔ تو اسمیں یہ ہے کہ جو اُنکا proposal ہے ہم حمایت

کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: راحیلہ صاحبہ! اِس چیز کو آپ cabinet میں اُٹھائیں۔ میرے خیال میں یہ چیزیں گورنمنٹ level پر decide ہوتی ہیں۔ اور Cabinet is the proper forum کہ جی اُس date کو extend کرسکتی ہے یا نہیں۔ یہ گورنمنٹ کی پالیسی پر چلتا ہے۔

وزیر پراسیکیوشن: نہیں سر! اسوقت تو اسمبلی میں ہم اپنا point record کروارہے ہیں اگر آپ کی اجازت ہو تو۔

جناب سپیکر: اب مجھے پتہ نہیں ہے کہ ?Who is, to defend the government آپ سب بولیں تو .Then I will the floor to the Parliamentary Affairs Ministry سب بول دیں تو .Then I will ask you for the reply جی روبینہ صاحبہ!

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! جب ہم funds use نہیں کرتے ہیں اور 30th ۔۔۔ (مداخلت)

جناب سپیکر: ٹیلیفونک خطاب پتہ نہیں چیف منسٹر صاحب کہاں سے کریں گے یہ مجھے پتہ نہیں ہے یہ آپ کی رائے ہے پیر صاحب! میں اِس پر کوئی comment نہیں کرسکتا۔ جی۔

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! 30th دسمبر کو جب فنڈز lapse ہوجاتے ہیں' پھر دوبارہ جب ستمبر میں release ہوتے ہیں' جسطرح میں آغا عرفان کو اِس پر back کرونگی کہ فنڈز نکالتے نکالتے دسمبر آجاتا ہے۔ دسمبر میں slack season چلتا ہے۔ دسمبر' جنوری' فروری' مارچ' اپریل کو کام شروع ہوتے ہیں۔ پھر دوبارہ سے یہ فنڈز lapse ہوجاتے ہیں۔ تو آپ کہتے ہیں کہ cabinet میں۔ What about the M.P.A's? We are not in the Cabinet Sir. آپ ہمارے جوابدہ ہیں یہاں کیونکہ Parlemantarian Affairs Minister, she has to answer us here. کیبنٹ میں ہمیں جواب کون دیگا؟ آپ منسٹرز تو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ Who is answerable to the M.P.A's?

جناب سپیکر: پارلیمنٹری افیئرز کو میں کہوں گا To respond all these queries ۔۔۔ (مداخلت) نہیں گورنمنٹ کے جو matters ہوتے ہیں وہ according to the rules گورنمنٹ ہی decide کریگی۔ جی منسٹر سوشل ویلفیئر اصغر رند صاحب!

میر محمد اصغر رند (وزیر سماجی بہبود): ویسے اصل چیز ہوتی ہے طریقہ کار۔ آپ کہتے ہیں کیبنٹ میں۔ کیبنٹ دو،

دومہینہ کے بعد ہوتی ہے۔ ابھی ایک مہینہ رہتا ہے مہینہ بھی نہیں بلکہ کچھ دن رہتے ہیں۔ پہلے جو پانچ سال میں طریقہ کار تھا کہ ایم پی اے فنڈز جو ہوتے تھے وہ صرف پی اینڈ ڈی میں اے سی ایس صاحب کر کے سیکرٹری خزانہ ریلیز کرتا تھا۔ ابھی ایک لمبا پروسیجر ہے کہ اے سی ایس کر کے منسٹر پی اینڈ ڈی۔ پھر منسٹر پی اینڈ ڈی کر کے سیکرٹری خزانہ، سیکرٹری خزانہ پھر منسٹر خزانہ پھر وہاں سے ریلیز ہوکر ڈیپارٹمنٹ tendering پھر ہوتا ہے۔ پھر tendering کے بعد سر! وہ lapse ہوجاتے ہیں۔ تو kindly اسکو اسمبلی کے نوٹس میں لایا جائے۔ جس طرح طریقہ کار تھا پانچ سال پہلے، دس سال پہلے۔ اے سی ایس سے جو چیز کلیئر ہوجاتی تھی ایم پی اے فنڈ تو کلیئر۔۔۔(مداخلت)

جناب سپیکر: ایک منٹ! میں سب کو ٹائم دونگا۔ جی جتک صاحب!

پیر عبدالقادر گیلانی: ایک سیکنڈ کیلئے جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

پیر عبدالقادر گیلانی: مَیں اپنی تمام شکایتیں واپس لیتا ہوں کیونکہ مَیں اپوزیشن ممبر ہوں۔ جب کیبنٹ میں بیٹھے ہوئے لوگ اس طرح کہہ رہے ہیں تو حکومت کا حال سب کے سامنے آ گیا۔

جناب سپیکر: جی جتک صاحب!

حاجی علی مدد جتک: تھینک یو سپیکر صاحب! جناب سپیکر! الحمدللہ اللہ کے فضل وکرم سے میرے حلقے کے فنڈز تو ریلیز ہوگئے ہیں ایک مہینہ سے کام شروع ہے۔ آج ایک ہفتہ ہو رہا ہے کوئی خالد نامی ایک ٹھیکیدار ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: کس نام سے؟

حاجی علی مدد جتک: خالد کھیتران جو کہ۔۔۔(مداخلت)

M . Speaker: Minister Parliamentary Affairs if you please be attentive .

تا کہ . You have to respond all these queries

حاجی علی مدد جتک: میرا فنڈ نہیں ہے' کسی ایم این اے یا کسی سینیٹر کا ہوسکتا ہے کیونکہ بورڈ نہیں لگا ہے۔ وہ رات کے اندھیروں میں آ کے صرف اوپر سے بجری ڈال کے چلے جاتے ہیں۔ جیسے ہمارے حلقے میں' جو کہ وہاں آبادی بھی نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے حلقے کے لوگ آ کے check کررہے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ حاجی صاحب کے فنڈز ہیں جو اسطرح بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ مَیں نے سی اینڈ ڈبلیو کے سیکرٹری کو لکھا۔ مَیں نے

بی ڈی اے والوں کو کہ یہ بھئی کس کا فنڈ ہے۔ برائے مہربانی آپ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں معزز ممبران کے توسط سے مَیں اپیل کرتا ہوں کہ اسکا نوٹس لیا جائے کہ یہ کون ہے؟ اُسکا نام خالد کھیتران ہے۔ بالکل پتہ نہیں کہ کس کے فنڈز سے کوئی دو کروڑ روپے ہمارے حلقے میں خرچ ہو رہے ہیں۔ بالکل نہ ہونے کے برابر۔ کیونکہ فنڈز جب آخر میں ملتے ہیں جیسے شاہ صاحب نے کہا۔ تو اِسطرح خورد بُرد کا شکار ہوتے ہیں۔ دوسرا آپ ایک کمیٹی بنا لیں۔ یا ہماری گورنمنٹ چیک کرے کہ کون سے حلقے میں کام ہو رہا ہے یا ایسا ہی تھک پکوڑا ہو رہا ہے۔ تو kindly اِس پر نوٹس لیا جائے کہ یہ خالد ٹھیکیدار کس کے فنڈز سے ہمارے حلقے میں خرچ کر رہا ہے؟ پہلے سے ہمارا حلقہ پسماندہ ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ ڈاکٹر رقیہ صاحبہ!

ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی (وزیر بین الصوبائی رابطہ): مَیں گزارش کرنا چاہونگی کہ ہم تو پہلے اسمبلی کے ممبران ہیں بعد میں منسٹر۔ تو ظاہر ہے ہماری جو تکلیفیں یا پریشانیاں جب پیسوں کے حوالے سے یا سکیموں کے حوالے سے ہم آپکے توسط سے حکومت کے پاس پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ آپ ہماری سُنیں تب ہم کیبنٹ میں جاکے باتیں کر سکتے ہیں۔ تو یہ process کو آسان کرا دیں تو بڑی مہربانی ہوگی تمام ممبران کی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: دیکھیں جی ایک طریقہ کار ہے منسٹر کا اپنا۔ اُن پر قدغن ہے۔ ایم پی اے کی اپنی جو privileges ہیں۔ .and I have to fallow the rules۔ جی بسنت لعل صاحب!

انجینئر بسنت لعل گلشن (وزیر اقلیتی امور): شکریہ جناب سپیکر! جیسا کہ ہمارے دوستوں نے یہاں فنڈز کے حوالے سے شکایت کی ہے۔ آپکو یاد ہوگا کہ پچھلے دَور میں بھی قائد ایوان جناب جام صاحب نے اسمبلی فلور پر یہ اعلان کیا تھا کہ ایم پی ایز کے فنڈز lapse نہیں ہونگے۔ تو ہم یہی چاہتے ہیں، جیسے ہمارے دوست ہیں۔ بہت سارے ہمارے دوست یہاں بیٹھے ہوئے ہیں جو کیبنٹ ممبرز نہیں ہیں۔ تو اُنکو تو یہی فلور ملا ہوا ہے۔ یہاں وہ بیٹھ کر بات کریں گے۔ ہم اُنکی حمایت کرتے ہیں۔ اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اِسی فلور پر اِس چیز کا اعلان ہو جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی نسرین کھیتران صاحبہ!

محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران (صوبائی وزیر): شکریہ جناب سپیکر! مَیں بھی اِسی point سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ اسکا کوئی نیا سلسلہ start کیا جائے۔ جیسے اِتنا لمبا process ہے اُس کو شارٹ کٹ کیا جائے اور ہمارے فنڈز کو lapse ہونے سے بچایا جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر وومن ڈیویلپمنٹ غزالہ گولہ صاحبہ!

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (وزیر ترقی نسواں): میرا بھی پوائنٹ آف آرڈر یہی ہے۔ کہ ایم پی اے فنڈز کی جو سیکنڈ قسط ہمیں ریلیز ہوئی ہے کل ہمیں لیٹر مل چکا ہے جسمیں انہوں نے یہی کہا ہے کہ 7 / مئی تک ہم نے اپنی ساری proposals اُسمیں بھجوادینی ہیں۔ لیکن جی 7 / مئی تک جو last date ہے جسمیں ہم نے اپنی proposals اُنہیں بھجوانی ہیں۔ لیکن مَیں آغا عرفان صاحب کی بات کو support کرونگی کہ اُسمیں یہ ہے کہ kndly اگر انکو six months کیلئے آگے کیا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔ کیونکہ پھر یہ فنڈز شاید lapse ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی Minister Parliamentary Affairs please to respond all these queries .

محترمہ شمع پروین مگسی (وزیر قانون و پارلیمانی امور و آئی ٹی): تھینک یو جناب سپیکر! سب سے پہلے تو آپ نے تمام اراکین اسمبلی کو موقع دیا۔ اور مَیں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے یہاں معزز منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں۔ جیسے کہ اُن سب کو معلوم ہے کہ اُن کا جو فورم ہے جب کیبنٹ بیٹھتی ہے تو وہاں وہ اپنی آواز اٹھالیں۔ لیکن سب نے یہاں اُٹھ کے اپنی باتیں کرلیں۔ جہاں تک فنڈز کی بات ہے مَیں چاہتی ہوں کہ وہ سارے آپکے چیمبر میں آجائیں۔ منسٹرز جتنے بھی ہیں اور ایم پی ایز بھی ہیں، وہاں بیٹھیں۔ بیٹھ کر افہام و تفہیم سے اپنی باتیں کرلیں۔ یہ ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ اور ہم سب کو یہ احساس ہے کہ اس دفعہ کسی نہ کسی وجہ سے تاخیر سے یہاں آگئے ہیں اِسکا بھی حل ہم نکال سکتے ہیں۔ اگر دو مہینے ہمیں مل گئے ہیں، ابھی last quarter ہے اِس calendar year کا کہ ہمیں اِنکو کس طرح spend کرنا ہے۔ تو ہمیں ایک طریقہ اُسکے لئے نکالنا پڑیگا۔ اور چونکہ آج ہمارے پی اینڈ ڈی کے منسٹر یہاں تشریف نہیں رکھتے اور ہمارے فنانس منسٹر بھی نہیں ہیں۔ اور چیف منسٹر بھی یہاں نہیں ہیں۔ تو ہم آپکے چیمبر میں بیٹھ کر اِسکا کوئی حل نکالیں گے۔ تو مَیں معذرت سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ منسٹرز جتنے بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اُن کا یہ فورم نہیں ہے کہ اس پہ بیٹھ کے یہاں بات کریں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحبہ! آپ ممبران کے خیالات اور خدشات وزیر اعلیٰ صاحب تک پہنچادیں and definitely وہ پھر اُس پر کوئی action لیں گے۔ محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ! آپ اپنی تحریک التوا نمبر 1 پیش کریں۔

تحریک التوا نمبر 1

محترمہ روبینہ عرفان: تھینک یو جناب سپیکر! مَیں اسمبلی کے قواعد وانضباط کا مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التوا کا نوٹس دیتی ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ گزشتہ ماہ دالبندین اور گزشتہ دنوں قلات میں خواتین پر تیزاب پھینکے جانے کی مذموم حرکت کی گئی۔ اِس واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ صوبے کی خواتین کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ اور اِس گھناؤنی حرکت میں ملوث ملزمان کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لاتے ہوئے اُنہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ تاکہ آئندہ ایسے واقعات رُونما نہ ہوسکیں۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی نوعیت کے حامل مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب سپیکر: تحریک التوا نمبر 1 پیش ہوئی۔ اس کی admissibility پر اگر mover کچھ brief statement دیں۔

محترمہ روبینہ عرفان: جی۔ تھینک یو جناب سپیکر! یہ تحریک التوا اس لیئے بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ اسکا تعلق اُن عورتوں سے ہے جن پر تیزاب پھینکا گیا۔ مَیں بھی ایک عورت ہوں ایک ماں، ایک بہن، ایک بیوی۔ اور اِن متاثرہ خواتین کے دُکھ اور دَرد اور تکالیف کو اچھی طرح سمجھ سکتی ہوں۔ خواتین کے چہروں پر تیزاب پھینکنا اِیک بدترین نفرت اور ظلم کا اظہار ہے۔ تیزاب پھینکنے والا تو ایک مرتبہ یہ جرم کرلیتا ہے مگر متاثرہ خواتین اپنے بدنما چہروں کو کسی کو دکھانے کے خود قابل نہیں رہتیں۔ جناب سپیکر! وہ زندگی بھر اذیت ناک کیفیت میں مبتلا رہتی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے in writing تو پڑھ لیا۔ You can take the notes but you can't make written speech please. The rules would not allow you You can take the notes . But please.

Mohtarma Rubina Irfan: You are only noticing me with the paper . I can say it Janab Speaker .

جناب سپیکر: پلیز۔

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! اگر ہم notes نہیں بناسکیں تو میرے خیال میں کل سے آپ اسمبلی میں جتنے بھی ممبران ہیں اُنکو منع کریں کہ وہ کاغذ یں نہیں لائیں۔ ہم اِس اسمبلی میں بیٹھ کر اپنی نوٹ بُک کے اُوپر یہ لکھتے ہیں۔ یہ کسی کاغذ یا plain paper پر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: but تقریر نہیں لکھی جاسکتی آپ notes لکھ سکتے ہیں۔

محترمہ روبینہ عرفان: بالکل ہم تقریر نہیں لکھ رہے ہیں جناب سپیکر! یہ notes ہیں۔ جناب سپیکر! اگر ہم سب

عورتوں کا احترام کرتے ہیں۔ یہ بلوچستان ہے بلوچستان اپنی روایات کیلئے، اپنی تہذیب کیلئے، اپنے tribal culture کیلئے بہت مشہور ہے۔ قرآن شریف کے بعد وہ عورت کا احترام کرتے ہیں۔ بڑی سے بڑی جنگ ہو یا بڑے سے بڑا میٹرھ کسی کے پاس جائے اگر اس میں عورت ہو تو اُسکا احترام کرتے ہوئے خون بھی معاف کیئے جاتے ہیں جناب سپیکر!۔۔۔(مداخلت)

جناب سپیکر: ڈاکٹر رقیہ! . Please decorum in the House جی۔

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! آغازِ اسلام سے عورتوں کی بڑی عزت پائی جاتی ہے۔ حضرت بی بی خدیجہؓ اُن کو بھی یہ درجہ دیا تھا کہ وہ عورتوں کے فیصلے کریں اور بڑے بڑے فیصلوں کا' وہ اُنہیں بٹھایا جاتا تھا۔ جناب سپیکر! امام خمینی کا فرمان ہے کہ عورت کی آغوش سے ایسے افراد پرورش پا کر معاشرے میں قدم رکھتے ہیں جو ملکوں اور قوموں کی تقدیر بدل دیتے ہیں اور اُنکے پاکیزہ کردار سے پُرامن اور سلامتی اور خوشحالی قائم ہوتی ہے۔ جناب سپیکر! کیا یہی ہمارا معاشرہ ہے؟ کیا وہ گھر کون سا گھر تھا جس میں بیٹھ کے یہ خفیہ اور یہ بدترین اور یہ ظالمانہ حرکت کی پلاننگ کی گئی تھی۔ وہ کون سے ہاتھ تھے؟ اُنہیں توڑ دینا چاہیے جنہوں نے یہ ملزمانہ حرکت کی اور اُس بہن یا ماں کے منہ پر تیزاب پھینکا۔ جناب سپیکر! کیا یہی ہمارا معاشرہ ہے؟ کیا یہی ہمارے لاء اینڈ آرڈر کا حال ہے؟ پوری دنیا میں ہم بیٹھ کے جھنڈے گھاڑ رہے ہیں کہ بلوچستان امن کا گہوارہ تھا۔ بلوچستان میں عورتوں کی عزت ہوتی ہے۔ بلوچستان میں لوگ اپنی ماں بہن کی عزت کرتے ہیں۔ بلوچستان میں ہماری قبائلی روایات اپنی خواتین کو عزت دیتی ہیں۔ مگر جناب سپیکر! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ وہ لوگ ہوسکتے ہیں جو باہر کے ہیں جو نہیں چاہتے کیونکہ آج کل بلوچستان کے اُوپر جو focus ہے پوری دنیا جناب سپیکر! بلوچستان کے اُوپر آج focus کر رہی ہے۔ کیونکہ یہاں جو معدنیات ہیں جو وسائل ہیں جو سمندری ساحل ہیں۔ پوری دنیا دیکھ رہی ہے کہ بلوچستان ایک main focus، ایک vital role play کر رہا ہے۔ وہ نہیں چاہتے ہیں کہ بلوچستان کو ترقی ملے۔ بلوچستان ایک progressive site پر ہو۔ بلوچستان کا جو vision ہے وہ آگے بڑھے۔ جناب سپیکر! یہ لوگ' یہ ہمارے ہوم ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے یہ ہماری پولیس کا کام ہے۔ یہاں تو اخباروں میں ہم پڑھتے رہتے ہیں کہ چار دہشت گرد ہمارے بارڈروں کے اندر آگئے ہیں چار دہشت گرد ہمارے شہر میں آگئے ہیں۔ کیا اِتنی چھوٹی سی جگہ میں اگر وہ آدمی تیزاب پھینک کر موٹر سائیکل پر جاتے ہیں۔ کیا وہ نہیں جان سکتے کہ وہ کون ہے۔ کیا ہمارا لاء اینڈ آرڈر اتنا خراب ہے؟ کیا اُنکی intelligence رپورٹ اِتنی خراب ہے کہ وہ آج تک بتا نہ سکی کہ وہ لوگ کون ہیں؟ کیا وہ غائب ہوگئے یا زیرِ زمین چلے گئے۔ جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں

کہ یہ ہمارے لیئے بلوچستان کیلئے ایک شرمناک واقعہ ہے۔ یہاں ہم کہتے ہیں کہ عورت ہماری ترقی کا دوسرا پہیہ ہے۔ وہ مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ کام کرتی ہے۔ یہاں ہم کہتے ہیں کہ بلوچستان کے پورے پاکستان میں ہم نے خواتین کو 33% فیصد نمائندگی دی ہے۔ کیا یہی 33% کا کام ہے؟ کہ اُنکے منہ پہ تیزاب پھینکا جائے؟ جناب سپیکر! مَیں سمجھتی ہُوں آج جو ہم خواتین یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اگر اِن کا نوٹس ہم نہ لیں اگر ان لوگوں کو ہم ابھی سے نہ روکیں یہ اور آگے جائیں گے۔ اور اگر اِن کو ایک عبرت ناک سزا نہیں دی جائے یہ اور ایسی حرکتیں کریں گے۔ تو جناب سپیکر! آپکے توسط سے اِس معزز ایوان کے توسط سے مَیں یہی کہوں گی کہ اِن کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔ یہ ایک عبرت ناک واقعہ ہے۔ عورتوں کی عزت واحترام ہماری قبائلی روایت ہے۔ کیا کل کو ہم اپنے بچوں کو یہی تحفظ دے سکیں گے؟ آج بلوچستان میں آدھے سے زیادہ سکولوں میں بچیاں اسکول نہیں جارہی ہیں ڈر سے خواتین باہر نہیں جارہی ہیں۔ کیا اسی legislation کیلئے ہم ان ایوانوں میں بیٹھے ہیں کہ ہم کل کو اپنے حلقے میں نہ جاسکیں؟ جناب سپیکر! مَیں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک شرمناک واقعہ ہے بلوچستان کیلئے۔ آئے دن باہر کے میڈیا ہمیں باہر سے contact کررہا ہے۔ ٹیلیفونک انٹرویو لینے کی کوشش کررہا ہے۔ لیکن ہم کتنی بار' کیسے defend کریں اپنے آپکو۔ جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ اِس ایوان کے توسط سے آج تک کیا ہمارے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ایک، ایک ایسا واقعہ یونیورسٹی کی جو پروفیسر تھیں کیا اُنکے بارے میں ہم نے کوئی عملدرآمد کیا؟ آج تک اُس کی کوئی رپورٹ آئی ہے۔ کیوں؟ کیونکہ وہ ایک عورت تھی۔ کیا اِن بچیوں کی جو دالبندین میں اُنکے اوپر تیزاب پھینکا گیا' اُنکی کوئی رپورٹ آئی ہے؟ نہیں جناب سپیکر! قلات میں جو واقعہ ہوا ہے اُسکی کوئی رپورٹ آئی ہے؟ نہیں۔ کیونکہ عورت کو ہمارا معاشرہ مَیں نہیں سمجھتی ہوں اتنا اہم سمجھتا ہے۔ جتنی بھی ہم تعریف کرتے ہیں کہ نہیں ہمارا معاشرہ اُنہیں عزت باعزت جگہ دے رہا ہے۔ جناب سپیکر! رسُول اللہؐ نے یہ خود فرمایا تھا کہ ''عورت کے پیروں تلے جنت ہے'' کیا یہی جنت جسے ماں ہم کہتے ہیں؟ اُسے ہم بہن کہتے ہیں؟ جنت کا نتیجہ یا جنت کی آخریت یہی ہے کہ اُسکے منہ پہ تیزاب پھینکا جائے۔ کیا اِن عقل کے ماروں کو یہ معلوم نہیں کہ جس دن وہ بُلائے جائیں گے یا جس دن وہ پُکارے جائیں گے یا جس نام سے وہ پُکارے جائیں گے' اُس دن جا کر اُنہیں کہہ دینا کہ عورت کی گواہی آدھی ہے۔ جناب سپیکر! عورت کی اہمیت اللہ تعالیٰ جب اُسے عزت کا وہ مقام دیتا ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

محترمہ روبینہ عرفان: اللہ تعالیٰ نے خود کہہ دیا ہے کہ عورت کو وہ درجہ دیا ہے کہ وہ انسان کو پیدا کرے۔ مگر میں

سمجھتی ہوں جناب سپیکر! اس اسمبلی کو، اس ایوان کو' آپ کو، آپ اس ہاؤس کو conduct کریں۔ اگر عوام آج خود نہیں بولیں، ہم عوام کے نمائندے ہیں۔ مَیں تو یہی اپیل کرتی ہوں اپنے عوام سے کہ وہ خود اُٹھ کھڑی ہوں اور اِن لوگوں کو ایسی اذیت ناک سزا دیں تا کہ کل کوئی عبرت اور خوف سے بھی عورت کی طرف نہ دیکھے۔ تھینک یو جناب سپیکر!

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ اسد بلوچ صاحب!

میر اسداللہ بلوچ (وزیر زراعت): تھینک یو جناب سپیکر۔ تحریک التوا سر بڑی تفصیل کے ساتھ' ہر لمحے کی پیچیدگیاں، نشیب وفراز محترمہ نے بیان کیا ہے۔ جناب سپیکر! بلوچستان اپنی تہذیب' اپنی روایت جو یہاں بسی ہوئی قومیں' پشتون، بلوچ، سیٹلر، ہزارہ برادری' اِن لوگوں کا بلوچستان سے ہزاروں سال سے وابستگیاں ہیں۔ بلوچستان کی تہذیت نے بہت سی ایسی روایت قائم کی ہے جسمیں پشتون، بلوچ، ہزارہ، سیٹلر فخر کرتے ہیں۔ لیکن کبھی ایسے معاشرے میں کچھ ایسے ناخوشگوار عمل رونما ہوتے ہیں جس سے پورے معاشرے کی نگاہیں جُھک جاتی ہیں۔ یہ صرف دو گھر کی بات نہیں ہے کہ موٹر سائیکل پر دو بندے آئے دو خواتین پر اُنہوں نے تیزاب پھینکا۔ یہ چار بندوں کی بات نہیں ہے' یہ ہمارے پورے سسٹم کی بات ہے، ہمارے پورے معاشرے ہماری پوری تہذیت کو انہوں نے damage کیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک pre-plan ایک منصوبہ کے تحت بلوچستان کی قومی جُہد۔ یہاں جو حقوق کی جنگ ہے اسکو بین الاقوامی طور پہ جو تقویت ملی ہے ہمدردیاں جو ملی ہیں' یہاں بلوچستان کی تمام پولیٹیکلز پارٹیز چاہے جمعیت ہو چاہے پیپلز پارٹی ہو، جتنی بھی پارٹیاں ہیں نیشنل پارٹی ہو، مینگل ہو' اِن تمام لوگوں نے بلوچستان کے حقوق کی خاطر struggle کی ہے۔ آجکل globalism کا دَور ہے۔ دنیا میں بلوچستان focus ہوا ہے۔ بلوچستان کے اِس قومی حقوق کی جنگ کو دنیا کی scene میں غلط طریقے سے پیش کرنے کی ایک سازش ہے۔ جناب سپیکر! یہ سازش وہ لوگ کررہے ہیں جنہوں نے افغانستان میں کیا۔ یہ سازش وہ لوگ کررہے ہیں جیسے اسرائیل نے فلسطینیوں کے ساتھ کیا۔ یہ سازش وہ لوگ کررہے ہیں جو سری لنکا میں تاملوں کے ساتھ ہوئی۔ اور یہ سازش کشمیر میں بھی ہوئی۔ اِس سازش کو condemn کرنے کی خاطر' جیسے کہ تمام بلوچستان کی سیاسی پارٹیوں نے اِسکو condemn کیا ہے۔ لیکن ایک غیر معروف قیادت کی جانب سے I know آج تک میں نے نہیں سُنا ہے۔ کبھی محافظِ بلوچ کے نام پر، کبھی غیرت دار بلوچ کے نام پر' مختلف ایسی گمنام پارٹیوں کے ذریعے نام لیئے جاتے ہیں کہ ہم نے قبول کیا ہے۔ لیکن ہم اِن کو آپکے توسط سے اور اس پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیتے ہوئے اُن لوگوں کو خبردار کرتے ہیں کہ

بلوچستان کی تہذیت اور بلوچستان کے حقوق کی جنگ کو آپ اپنی گھناؤنی سازش کے ذریعے ختم نہیں کر سکتے۔ اِن لوگوں کو پکڑنے کیلئے صرف گورنمنٹ کا نہیں ہماری روایات ہیں' پشتون بلوچ کی روایات ہیں۔ اِنکا پیچھا سب کو کرنا ہوگا۔ تمام پولیٹیکل پارٹیوں کو اور عبرت ناک سزا جب اِنکو ملے گی۔ جب اِنکے چہرے لوگوں کے سامنے آئیں گے تو تب دیکھا جائے گا کہ یہ لوگ کون ہیں۔ ابھی میڈیا میں ہم سے بھی سوال کیا گیا ہے کہ بلوچستان میں آپ تہذیب کی بات کرتے ہیں یہ کیا ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر! اگر جس طریقے سے قلات کی دو لاکھ کی آبادی پر دن دیہاڑے یہ بندے موٹر سائیکل پر آ کے یہ کہاں گم ہو جاتے ہیں۔ یہ eagle ہیں اُڑ گئے' ان کو زمین کھا گئی تو اِنکی پُشت پناہی کوئی قوت کوئی طاقت کر رہی ہے۔ اور اُس طاقت نے ہمیشہ بلوچستان میں پُر امن ماحول پیدا نہیں کیا ہے۔ ابھی بھی اُنکے plan میں ہے کہ پشتون بلوچوں کی جنگ یہاں چھڑ جائے۔ ابھی بھی اُنکے پلان میں ہے' مذہبی حوالے سے شیعہ سُنی کے نام پر یہاں بہت بڑی جنگ چھڑ جائے۔ لیکن ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ان لوگوں کو بے نقاب کریں۔ یہ لوگ جب پکڑے جاتے ہیں' مستونگ میں پکڑے گئے ہیں' اُن کی پشت پناہی کی گئی۔ اسلئے ہم اپنے کو بری الذمہ نہیں ٹھہراتے ہیں۔ لیکن معاشرے میں ایسی برائیاں ہوں تو ہم بھی ذمہ دار ہیں۔ لوگوں نے ہمیں mandate دیا ہے۔ اور اُنکے mandate پر ہمیں ہی اُترنا ہے۔ اسلئے بلوچستان کی تمام سیاسی پارٹیوں سے میری دَست بندی یہی ہے کہ ملکران سازشوں کا مقابلہ کریں اور بلوچستان کی روایات کو بین الاقوامی طور پر بہتر طریقے سے پیش کیا جائے۔ مہربانی جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی مولوی سرور صاحب!

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر! میں محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ کی پیش کردہ تحریک التوا کو ہر لحاظ سے support کرتے ہوئے گزارش کرونگا جیسا کہ اسد بلوچ صاحب نے کہا حقیقت یہی ہے کہ یہ بہت بڑی سازش کے تحت اس صوبے کی اس قدر بدنامی کی جارہی ہے تاکہ اس صوبے کی قیادت کہیں بھی بیٹھ کر اپنی دلیل کی بنیاد پر اپنے حقوق کی بات نہ کر سکیں۔ تاکہ اس صوبے کی قیادت جہاں بھی جائے اُسکو یہی طعنہ دیا جائے کہ جناب بلوچ اور پٹھان کی روایات اب تبدیل ہوگئی ہیں۔ وہ اب روڈوں پر جاتے ہوئے خواتین کو' اساتذہ کو جو خواتین کی شکل میں ہوں' اُن کو بھی مارنے سے دریغ نہیں کرتے۔ اب وہ عورت جیسے قابل احترام طبقہ کو بھی معاف نہ کرتے اُنکے ساتھ انسانیت سوز سلوک کرتے ہوئے اُن کے چہروں پر تیزاب پھینکتے ہیں۔ جناب سپیکر! ضرورت اس امر کی ہے کہ اس صوبے کی قیادت چاہے وہ اسمبلی میں ہے چاہے وہ اسمبلی سے باہر ہے' اُن کو مل بیٹھ کر جیسے اسد بلوچ صاحب نے کچھ دوسری چیزوں کی نشاندہی کی۔ بجائے اسکے کہ وہ

سلسلہ بھی شروع ہو جائے اور ہم اس صوبے کے عوام کو جو پہلے سے ہی پریشان کُن حالات سے دوچار ہیں۔اور مزیدوہ جنگ وجدل میں پس کررہ جائیں۔اُنکی سلامتی کیلئے اُن سازشوں کو قبل از وقت بے نقاب کریں۔اس سے زیادہ کُھلّم کُھلاّ بدمعاشی جناب سپیکر اور کیا ہوسکتی ہے کہ بندے ٹارگٹ کلنگ کرتے ہوئے پکڑے جاتے ہیں۔ بندے بم پھینکتے ہوئے پکڑے جاتے ہیں۔اور شام کو یا رات بارہ بجے اندھیرے میں اُن کو تھانے کی چاردیواری سے نکالا جاتا ہے۔ یہ کون ہیں؟ اسکا ہمیں ضرور یا تو ادراک ہیں اگر نہیں ہے تو پھر اس صوبے کی قیادت مل بیٹھ کر اس پر اس طرح جلد بازی میں سوچنا چاہیئے' کہ دشمن کو مزید ہمیں خوار کرنے کے اور تباہ کرنے کے مواقع نہ مل سکیں۔ جناب سپیکر! میں اسکی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ یہ جو واقعہ قلات میں ہوا' دالبندین میں ہوا یا پھر یہاں ایک لیکچرر کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور آپ اس پر گورنمنٹ کا موقف ذرا پیش کریں please۔

بیگم شمع پروین مگسی (وزیر قانون و پارلیمانی امور وانفارمیشن ٹیکنالوجی): تھینک یو جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپکا شکریہ ادا کرونگی کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔جیسا کہ یہ تحریک میڈم روبینہ نے پیش کی اور اس پر ہمارے معزز ارکان نے اسکی بہت مذمت کی۔ میں بھی اسکی مذمت کرتی ہوں۔ چونکہ ہمارے ہوم منسٹر یہاں تشریف نہیں رکھتے اُن کو یہ جواب دینا چاہیئے تھا۔لیکن اُن کی جانب سے میں تھوڑا سا یہ آپکو بتاتی ہوں کہ بمطابق اسپیشل برانچ رپورٹ مورخہ 13/اپریل کو تقریباً رات ساڑھے 9 بجے چند نامعلوم نقاب پوش افراد گل بی بی' عمر 26 سال اور مسماۃ جمال عمر 21 سال ان کے گھر واقع کلی ہاشم خان' ڈسٹرکٹ دالبندین میں داخل ہوئے۔اور اُنکے چہروں پر تیزاب پھینکا جس سے انکے چہرے جھلس گئے۔ بعد میں جس کی ذمہ داری ایک نام نہاد تنظیم غیرتمند بلوچ یوتھ نے قبول کی۔ پولیس نے اس سلسلے میں تین ملزمان نصیر احمد، فاروق اور عبدالباسط کو گرفتار کیا۔لیکن اِن ملزمان نے بذریعہ حلفیہ بیان واقعہ سے لاتعلقی کا اقرار کیا۔جبکہ پولیس نے ملزم عبدالباسط کو ضروری تحقیقات کے بعد چھوڑ دیا مزید تفتیش جاری ہے۔اس قسم کا دوسرا واقعہ ڈسٹرکٹ قلات میں مورخہ 29/اپریل شام 6 بجے کے قریب ہوا جسمیں نامعلوم نقاب پوش تین موٹر سائیکل سواروں نے جسمیں تین بہنوں مسماۃ بی بی صائمہ عمر 16 سال۔16 سال کی یہ نہیں ہے یہ ہے سات، آٹھ سال کی۔ جب میں ملنے کیلئے گئی تھی تو یہ چھوٹی سی بچی ہے مسماۃ بی بی سکینہ اسکی بھی عمر اُنہوں نے غلط یا یہ میرے خیال میں 16 یا 18 سال کی ہے اور مسماۃ بی بی فاطمہ عمر 20 سال قوم نیچاری براہوی ہے کلی پندرانی کے قریب ان پر تیزاب پھینکا گیا جس سے انکے چہرے جھلس گئے۔ بعد میں نیچاری قبیلے کے افراد میڈوے ہوٹل کے قریب احتجاج کیا اور روڈ بلاک کی۔ جسکے بعد

DPO قلات کی یقین دہانی پر کھول دی۔اس سلسلے میں پولیس نے نو افراد کو گرفتار کرلیا اور ابتدائی تفتیش کے بعد انکو رہا کر دیا۔ دونوں واقعات میں مزید تفتیش جاری ہے۔حکومت بلوچستان نے متاثرین کے علاج معالجے پر اُٹھنے والے تمام اخراجات کی ذمہ داری اُٹھائی ہے اور متعلقہ حکام کو متاثرین کو بہتر علاج معالجہ وسہولیات پہنچانے کی ہدایت دی ہے۔ اس کے علاوہ چیف منسٹر بلوچستان اور انکے ہمراہ چیئرمین بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام بیگم فرزانہ راجہ نے مورخہ 3/اپریل کو BMC میں انکی عیادت کی اور حکومت کی جانب سے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔شکریہ۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی منسٹر صاحبہ! گورنمنٹ' آپ کہہ رہی ہیں کہ دالبندین کے واقعہ میں کچھ لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے جو آپکے پاس ہوم ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ ہے۔ لہٰذا یہ واقعی افسوسناک واقعہ ہے۔اور آپ حکومت کو اراکین کے خدشات سے آگاہ کریں اور گورنمنٹ کو پابند ہونا چاہئے کہ جو بھی اس گھناؤنے جرم میں ملوث ہے اس کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔میرے خیال میں منسٹر نے statement دے دی ہے۔

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! آج کے اخبار میں' جن بچیوں کے منہ پر تیزاب پھینکا گیا تھا اُنکے بارے میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ لواحقین اُنہیں ہسپتال سے بھی فارغ کروا کر واپس قلات لے جا رہے ہیں۔وہ اسلئے جناب سپیکر! کہ جو وعدے کئے گئے تھے اُنکے ساتھ اور جو اخراجات کی ذمہ داری گورنمنٹ نے اُٹھائی تھی کہ اُنکے علاج کیلئے دینگے مگر وہ اُن تک پہنچ نہیں سکے۔محترمہ راجہ نے بھی وہاں visit کیا تھا مگر انکے اعلانات اخباروں میں نہیں آئے مگر حکومت کی جانب سے جو احکامات جاری ہوئے تھے اُن تک نہیں پہنچے اور جناب سپیکر! اس کا نوٹس please آپ لیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ نے سُن لیا ہے اگر واقعی یہ حقیقت ہے جو اخباری خبر ہے تو government must take note of this. اور اُن کی پوری دیکھ بھال ہونی چاہئے۔اور حکومت کی ذمہ داری ہے اور سی ایم صاحب نے خود وعدہ کیا ہے تو اسمیں غفلت نہیں ہونی چاہیئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور وانفارمیشن ٹیکنالوجی: اگر اجازت ہے تو میں جواب دوں؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور وانفارمیشن ٹیکنالوجی: یہ ایک اخباری خبر ہے' مجھے اتنا پتہ نہیں ہے کہ یہ اِنکو واپس

لے جاچکے ہیں کہ نہیں۔لیکن میں آپکے توسط سے اس ایوان کو بتانا چاہتی ہوں کہ چیف منسٹر کے آنے سے پہلے اتوار کے دن میں نے جا کر visit کیا تھا۔پوری Burn Unit کا میں نے visit کیا جو وہاں بنی ہوئی ہے۔ اور یہ second Burn Unit ہے پاکستان میں سب سے پہلے BMC میں بنی ہوئی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ جو یونٹ بنائی گئی ہے اور یہاں جتنے بھی اراکین تشریف رکھتے ہیں آپ بھی جناب سپیکر! آپ جاکے اسکو دیکھ سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسی یونٹ ہے میرے خیال میں ٹیکنیکل جتنی بھی چیزیں جو ایک Burn Unit میں ہونی چاہئیں وہ ساری موجود ہیں۔دس، پندرہ دن کے بعد اسکی opening ہونے والی ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ وہاں جو ڈاکٹرز موجود تھے ایم ایس اور جو concerned doctors تھے تو وہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے حکومت کی طرف سے نہ کسی منسٹر کی طرف سے ہمارے پاس allocation of funds سارے موجود ہیں۔اسوقت ہمارے پاس اتنے فنڈز موجود ہیں اگر daily ایک لاکھ روپے بھی ایک burned patient کیلئے ایک burned victim کیلئے خرچ ہو تو ہمارے پاس یہ فنڈز موجود ہیں۔لہٰذا اگر پیسے بھی دینا چاہے اگر کراچی یا سی ایم ایچ لیجانا چاہے یہ اور بات ہے اگر چیف منسٹر یا آپکے منسٹر یا کوئی بھی یہاں سے اُن کو بھیجنا چاہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔لیکن اِن کا علاج یہاں ہو جائے گا۔جیسا کہ میں نے پہلے آپ لوگوں کو بتایا کہ لاکھ روپے اگر ایک مریض پر یہاں daily خرچ کیا جائے تو ہمارے پاس allocation of funds موجود ہیں۔اور یہ رقم گورنمنٹ آف بلوچستان کی طرف سے ہمیں ملی ہے۔تو ان پر daily جو اخراجات ہو رہے ہیں وہ پانچ دس ہزار سے زیادہ نہیں ہیں۔اور انکا جو process ہے یہ slow ہے ضرور لیکن یہ چھ ہفتے سے لیکر میرے خیال میں اُنہوں نے مجھ سے یہی کہا کہ آٹھ ہفتے تک یہ process بالکل slow ہے۔اور جن چیزوں کی انکو ضرورت ہوتی ہے ہم باقاعدہ انکو دے رہے ہیں۔ جہاں تک personal اخراجات اُنکے تھے تو جتنا میرے سے ہو سکا میں نے queitly اور چیف منسٹر نے وہاں اعلان کیا کہ میں بھی اُنکو دے دونگا۔لیکن میرے خیال میں وہاں اسلام آباد میں اُنکے کوئی commitments تھے اس وجہ سے وہ چلے گئے۔اور اُنہوں نے یہ کہا کہ میں اُنکے لئے کچھ نہ کچھ بھیجوں گا تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: بہرحال آپ ensure کریں کہ There are properly the care is taken of and اُنکے جو attendants ہیں اُن کو بھی look-after کرنا چاہئے۔ٹھیک ہے۔ جی عبدالرحمٰن صاحب!

میر عبدالرحمٰن مینگل (وزیر معدنیات): جناب سپیکر! یہ تحریک التوا انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔

جناب سپیکر: نہیں منسٹر صاحب! آپ دیکھیں اِس پر تو ہوگیا ہے نا ں ۔گورنمنٹ کا مؤقف آ گیا ہے and ابھی کیا اس پر۔۔۔۔۔

وزیر معدنیات: اِنکے اوپر کچھ عمل ہونا چاہئے۔ابھی جس طرح اُنھوں نے ذکر کیا کہ جی یہاں انکا علاج ہو رہا ہے۔میں گورنمنٹ میں ہوتے ہوئے اب اس تحریک التوا کے علاوہ اور بھی مسئلے مسائل ہیں۔اگر یہاں بلوچستان میں صحت یا علاج کے حوالے سے کوئی سہولت نہیں ہے۔یہاں صرف چند فرلانگ ہیں آگے ہمارے سی ایم ایچ وہاں تک بھی اگر ان کو shift کریں نہیں، میں تو چاہتا ہوں اِنکو کل کراچی شفٹ کیا جائے۔وہاں ایک اچھے ہسپتال، آغا خان ہسپتال یا لیاقت نیشنل ہسپتال یا کسی ایسے ہسپتال میں، ویسے انکے اخراجات گورنمنٹ برداشت کر رہی ہے۔تو وہاں میرے خیال میں بہتر طریقے سے انکا علاج ہوگا۔تو میں آپکے توسط سے، وزیر اعلیٰ صاحب موجود نہیں ہیں، تو میری گزارش ہے کہ انکو فوراً کراچی شفٹ کیا جائے تاکہ وہاں انکا علاج ہو جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے عبدالرحمٰن صاحب! اب منسٹر صاحبہ نے مثبت بات کی ہے Government is looking after them. اور میں نے یہ رولنگ دی ہے کہ گورنمنٹ انکے علاج کا مکمل بندوبست کرے اور کہیں بھی کوتاہی نہ ہو تو This ruling as I have already given, thank you. جی۔

وزیر معدنیات: ہمارے مذہب اور روایات کو للکارا گیا ہے انکی نشاندہی ہو اور ملزموں کو پکڑ کر کے سخت سے سخت سزا دی جائے۔اور میری گزارش ہے آپکے توسط سے ایک آل پارٹیز کانفرنس بلوچستان کی سطح پر جو پارلیمنٹ میں اسوقت یہاں موجود نہیں ہیں، باہر ہیں، اُن کو، سارے جتنی بھی پارٹی ہیں، سب کو بُلا کر اس مسئلے کے علاوہ بہت سارے اہم مسئلے ہیں بلوچستان کے تاکہ ان مسئلوں کا ان کو صحیح اندازہ ہو جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ٹھیک ہے جی روبینہ عرفان صاحبہ!

Mohtarma Rubina Irfan: Thank you so much Mr . Speaker!

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ روبینہ عرفان: جناب سپیکر! میں چاہتی ہوں کیونکہ چیف منسٹر کی عدم موجودگی اور ہوم منسٹر کی، یہ تحریک التوا بہت اہمیت کی حامل ہے۔اور میں چاہونگی کہ آ ~~پکے توسط سے اور ا~~س ایوان کے توسط سے، جب جناب چیف منسٹر واپس آئیں گے، اگر اسکو آپ دوبارہ سے دو گھنٹے کی بحث کیلئے تاکہ اسکا کوئی out-come کچھ آ جائے۔

جناب سپیکر: نہیں وہ نہیں ہوگا۔The Parliamentary Affairs Minister نے ایک

detail گورنمنٹ کے behalf پر statement دے دی ہے اگر چیف منسٹر صاحب بھی ہوتے تو وہی statement یقیناً دیتے۔ And government is looking-after them اور میں نے بھی کہا کہ ensure کریں کہ اُنکی پراپر treatment ہو۔ That I have given the Ruling.

اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 7/مئی 2010ء بروز جمعہ بوقت گیارہ بجے صبح تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 12 بجکر 35 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)